جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۴ ہجرت ۱۳۴۲ھش ۔ ۹ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ ۔ ۴ مئی ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۱۰۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۳ مئی بوقت آٹھ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی۔ نقرس کی تکلیف میں بھی افاقہ ہے۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں

قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص عید کی نماز سے پہلے جانور ذبح کرلے۔ تو اس کی قربانی نہیں ہوگی۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک بار کچھ لوگوں نے ایسی غلطی کرلی اور عید کی نماز سے پہلے جانور ذبح کر لئے۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ اب اور جانور ذبح کریں۔ ان کی پہلی قربانی نہیں ہوئی۔ حضور کا فرمان ہے۔

من کان ذبح قبل الصلوٰۃ فلیعد (بخاری و مسلم)

ناظم دارالافتاء

چندہ وقف جدید جلد ارسال فرمادیں

احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ چندہ وقف جدید اور چندہ تعمیر دفتر جلد ارسال فرمادیں اور تفصیل چندہ بھی ساتھ ہی بھجوائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

ہماری سب سے بڑی عید

"ہماری سب سے بڑی عید اس وقت ہوگی جب اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا اور دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہوجائیں گی"۔ ان ولولہ انگیز الفاظ کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ جماعت کو تحریک جدید کے عالمی جہاد کی طرف توجہ دلائی تھی۔ عید الاضحیہ ہمیں اس عظیم الشان ذمہ داری کی یاددہانی کرانے کافی ہے

(زکریا ...)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کا واقعہ بتاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے کرشمے دکھایا کرتا ہے

پانی کے پہلے کرشمہ نے حضرت اسمٰعیل کو زندہ کیا مگر جو پانی رسول کریمؐ کے ذریعہ پھیلایا گیا اس سے دنیا زندہ ہوگئی

"دیکھو حضرت ابراہیمؑ کا ابتلا کہ بچے اور اس کی ماں کو کنعان سے بہت دور لے جانے کا حکم ملا۔ اور وہ ایسی جگہ تھی جہاں نہ دانہ تھا نہ پانی۔ وہاں پہنچکر حضرت ابراہیمؑ نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ اے اللہ تو میں اپنی ذریت کو ایسی جگہ چھوڑتا ہوں جہاں دانہ پانی نہیں ہے۔ حضرت سارہ رضؓ کا ارادہ یہ تھا کہ کسی طرح سے اسمٰعیلؑ مرجائے۔ اس لئے اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ اسے کسی بے آب وگیاہ جگہ میں چھوڑ آ۔ حضرت ابراہیمؑ کو یہ بات بُری معلوم ہوئی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ سارہ رضؓ کہتی ہے وہی کرنا ہوگا۔ اس لئے نہیں کہ خدا تعالیٰ کو سارہ کا پاس تھا۔ حضرت سارہ رضؓ نے اس واقعہ سے پہلے بھی ایک دفعہ حضرت ہاجرہ رضؓ کو گھر سے نکالا تھا اس وقت بھی خدا تعالیٰ کا فرشتہ اس سے ہمکلام ہوا تھا۔ کیونکہ نبیوں کے سوا غیر انبیاء سے بھی اللہ تعالیٰ بذریعہ فرشتہ کلام کیا کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت ہاجرہ رضؓ سے دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کا مکالمہ ہوا۔ غرض حضرت ابراہیمؑ نے ویسا ہی کیا۔ اور کچھ تھوڑا سا پانی اور تھوڑی سی کھجوریں ہمراہ لیکر حضرت ہاجرہ رضؓ اور اس کے بچے کو لے جاکر وہاں چھوڑ آئے جہاں اب مکہ آباد ہے۔ چند روز کے بعد نہ دانہ رہا اور نہ پانی۔ حضرت اسمٰعیلؑ شدت پیاس سے بے چین ہونے لگے تو اس وقت حضرت ہاجرہ رضؓ نے نہ چاہا کہ اپنے بچے کی ایسی بے بسی کی موت اپنی آنکھوں سے دیکھے اس لئے ہاجرہ رضؓ چند مرتبہ اس پہاڑ پر چڑھ کر اِدھر اُدھر دوڑیں کہ شاید کوئی قافلہ ہو۔ پہاڑ پر چڑھ کر گریہ وزاری کرنے لگیں۔ یہ ایسا وقت تھا کہ ان کے پاس صرف ایک ہی بچہ تھا۔ خاوند سے الگ تھیں۔ دوسرا بچہ پیدا ہونے کی امید نہیں تھی۔ گویا بیوہ کی مانند آپ کا حال تھا۔ آپ کی گریہ وزاری پر فرشتہ نے آواز دی۔ ہاجرہ! ہاجرہ!! جب آپ نے اِدھر اُدھر دیکھا تو کوئی شخص نظر نہ آیا۔ بچہ کے پاس جب آئی تو دیکھا کہ اس کے پاس پانی کا چشمہ بہہ رہا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے مُردہ سے ان کو زندہ کردیا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اس چشمہ کا پانی نہ روکتا تو وہ تمام ملک میں پھیل جاتا۔ اس قصہ کے بیان کرنے سے یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی ایسی جگہوں پر جہاں آب و دانہ کچھ نہ ہو اس طرح اپنی قدرت کے کرشمے دکھایا کرتا ہے۔ چنانچہ پانی کے اس پہلے کرشمہ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو زندہ کیا مگر وہ پانی جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے پھیلایا گیا اس کی شان میں فرمایا اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا (پ ۲۷) گویا اس پانی سے دنیا زندہ ہوئی۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۵)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ - مئی ۶۳ء

روحانی حقائق کے یقینی علم کیلئے بھی مشاہدہ اور تجربہ کی ضرورت ہے

مریم جمیلہ امریکی نو مسلمہ کا ایک مضمون ماہنامہ ترجمان القرآن اپریل ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا ہے جس میں موصوفہ نے "مغربی مادیت کے ماخذ" پر بحث کی ہے۔ یہ مضمون یورپ کی اخلاقی تاریخ کے نقطۂ نظر سے لکھا گیا ہے اور حسب معمول اس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح عیسائی یورپ مسلمانوں کے ذریعہ یونانی فلسفوں سے آشنا ہوا۔ لوتھر نے کس طرح رومن کیتھولک عیسائیت پر ضرب لگائی اور کس طرح اس کی تحریک کی وجہ سے کلیسا میں انتشار پیدا ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا مفکرین یورپ فطری طور پر یونانی اور رومن قدیم علوم کی طرف مائل ہوتے چلے گئے اور آخر کار اس دوڑ دھوپ کا حاصل یہ ہوا کہ یورپ خدا سے دور اور دولت دنیا میں گھرتا چلا گیا۔ مضمون کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:۔

"یورپ میں نشأۃ ثانیہ کا آغاز ہوا تو اسکی اور مسلمان دنیا کی ذہنی و نظری فضا میں بُعد برابر بڑھتا گیا۔ شہروں میں اضافے اور تجارت کے پھیلاؤ کی وجہ سے شہری معاشرہ میں ایک ایسا غالب درمیانی طبقہ پیدا ہوتا گیا جس نے کلیسا اور پادری کو پیچھے دھکیل دیا۔ مضبوط مرکزی حکومتوں کی مدد سے تیار کردہ فوجوں نے جاگیرداروں کے خلاف بغاوت کر کے ان کی جائیدادیں ضبط کر لیں۔ پادریوں کے بجائے علوم و فنون کی سرپرستی تاجر، ساہوکار اور بادشاہ کرنے لگے۔ جب آخرت سے قطع نظر کر کے اسی دنیا میں ہر فرد کی ساری صلاحیتوں کے ہر جائز و ناجائز طریقے سے ارتقاء پر پورا زور دیا جانے لگا تو اس وقت اس جدید مغربی تہذیب نے جنم لیا جسے آج ہم اس کی موجودہ شکل میں دیکھ رہے ہیں۔

بڑی سرگرمجوشی کے ساتھ نشأۃ ثانیہ کے علماء نے یونانی اور روم کے قدیم لٹریچر کی طرف رجوع کیا۔ اب چونکہ خدا کے بجائے مطلق انسانی فہم و فراست پر ایمان لایا گیا تھا اس لئے نشأۃ ثانیہ کے علماء نے کلیسا سے روحانی تعلقات منقطع کر کے مادہ پرستانہ اور کافرانہ فلسفوں سے رشتہ جوڑنے میں اپنے آپ کو حق بجانب پایا۔ قرون وسطیٰ میں مثالی تصوّر کی جانے والی خانقاہی زندگی کا مذاق اڑایا گیا اور اس پر پھبتیاں چست کی گئیں۔ دنیا پرستی اور دولت نے خود کلیسا کو بہت بگاڑ دیا حتیٰ کہ حالت یہ ہو گئی کہ بعض پادریوں اور راہبوں کے عیاشانہ ماحول میں اور بے دین شہنشاہوں کے ایوانوں میں کوئی فرق باقی نہ رہ گیا۔ .... بیکن نے تجرباتی طریقے کی ابتدا کی اور ڈیکارٹ (DESCARTES) نے اسے مزید آگے بڑھایا۔ انہوں نے ارسطو کے اور قرون وسطیٰ کے فلسفوں کے رعب کو بالکل ختم کر دیا۔ ان لوگوں نے پہلے سے معلوم چیزوں کو محض ثابت کرتے رہنے کے بجائے نئے نئے حقائق معلوم کرنے کے راستے نکالے .... جدید سائنس کا المیہ یہ نہیں ہے کہ اس نے اتنی بڑی بڑی ایجادات کی ہیں۔ یہ ایجادات تو نوعِ انسانی کے لئے حد درجہ مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ اصل المیہ خود ان سائنسدانوں کا غیر منطقی اور محدود مادی نقطۂ نظر ہے۔ کاپرنیکس (COPERNICKS) کے بعد مغربی ماہرین فلکیات نے دیکھا کہ انسان ایک چھوٹے سے سیارے پر ایک باریک سے نقطہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ پھر یہ گھومتا ہوا سیارہ بغیر کسی مقصد کے ایک لامتناہی سمندر جیسے ایک نظام شمسی میں جذب سا ہو جاتا ہے چونکہ خدا فرشتے اور جن خورد بینوں اور دور بینوں کے ذریعے نظر نہیں آتے تھے اس لئے ان ماہرین نے یہ نتیجہ نکالا کہ اس پیچیدہ سی شمسی مشین میں انسان بالکل اکیلا ہے اور وہ کسی حادثے یا غلطی کی پیداوار ہے۔ مغربی مفکّرین نے انسان کو اس کائنات میں اجنبی محسوس کیا۔ انہیں کسی ایسے خدا کا صریح ثبوت نہ ملا جو انسان کی فلاح و بہبود کا انتظام کرتا ہو۔ اس لئے زندگی کے مقصد اور مفہوم کی تلاش و تحقیق کو بے سُود قرار دیتے ہوئے انہوں نے فطرت کو اپنا حریف گردانا جسے فتح اور مسخر کر کے اپنی مادی ترقی کے لئے استعمال کرنا چاہیئے .... ڈیکارٹ اور دوسرے مغربی سائنسدانوں کے نزدیک کائنات کی حیثیت بس ایک مشین کی ہے جس کا کوئی اخلاقی و روحانی مقصد نہیں۔ انسان سمیت تمام جاندار چیزیں کیمیائی عمل اور ردِ عمل کا نتیجہ ہیں۔ ڈیکارٹ (DESCARTES) نے تو یہاں تک شیخی بگھاری کہ مجھے عناصرِ ترکیبی دے دو اور میں تمہیں کائنات بنا دکھاؤں گا۔ ...... اخلاق کو ریاضی کی طرح ایک سائنس تصور کیا گیا جس طرح انسانی علوم کے دوسرے بے شمار شعبے مذہب سے آزاد ہیں اسی طرح اخلاقیات کا بھی دین سے کوئی تعلق نہ رہنے دیا گیا۔ ڈیڈروٹ (DIDEROIT) اور روسو (ROUSSEAU) ایسے فلسفی اس بات پر متفق ہو گئے کہ فائدہ اور مسرت اخلاق کا واحد معیار ہیں۔ انہوں نے پورے عزم کے ساتھ ان اخلاقی معیاروں کے خلاف جنگ کی جن کی کوئی خودی افادیت اور قدر و قیمت نہیں۔ انہوں نے یہ نظریہ پیش کیا کہ دوسرے انسانوں کے جائز حصے کو غصب کئے بغیر ہر قسم کے ذرائع سے ایک آدمی اس زندگی میں جتنی خوشی حاصل کر سکتا ہے اسے کرنی چاہیئے جو تعلقات تعلق رکھنے والوں کو مسرت بہم پہنچائیں وہ جس نوعیت کے بھی ہوں بہر حال ہیں مفید ہی ہوں گے۔

(ترجمان القرآن ص ۳۲ ص ۳۶ ص ۳۷ ص ۳۸ ص ۳۹)

ان اقتباسات سے واضح ہو جاتا ہے کہ یورپ میں علوم کی نشأۃ ثانیہ کے آغاز سے لے کر آج تک مادیت نے کیا صورت اختیار کی ہے۔ اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ موجودہ مغربی تہذیب کی بنیاد مشاہداتی اور تجرباتی طریق کار پر ہے۔ اس تہذیب کا ترقی یافتہ ذہن کسی ایسی بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں جو اس کے عمل میں مشاہدہ اور تجربہ کے حدود میں نہ آئے جیسا کہ مضمون نگار نے بھی لکھا ہے:

"سائنسی تحقیق اور مذہب میں فی الواقع کوئی اصولی جھگڑا نہیں ہے کیا قرآن اور بائیبل دونوں انسان کو خدا کی وہ بہترین مخلوق تصور نہیں کرتے جس کے تابع باقی تمام مخلوق اور .... جس کے نفع کے لئے باقی سارے عناصر فطرت ہیں؟ کولمبس سے صدیوں پہلے مسلمان جغرافیہ دانوں کا یہ معلوم کرنا کہ زمین گول ہے اور کاپرنیکس سے کئی سو سال پہلے مسلمان ماہرین فلکیات کے یہ اندازے کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے اسلامی نظام زندگی کے لئے ذرہ برابر خطرہ نہ پیدا کر سکے چونکہ قرآن سکھاتا ہے کہ فطرت انسان کی دوست ہے اس لئے مسلمان سائنسدان اس کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرتے رہتے رہے اور انہوں نے اس کائنات کو ہمیشہ گھر سمجھا۔

(ترجمان القرآن ص ۳۷ ص ۳۸)

حقیقت یہ ہے کہ مشاہدہ اور تجربہ ہی ایسی چیزیں ہیں جو انسان کو یقینی علم بہم پہنچاتی ہیں۔ مادی اشیاء کے علم کے لئے مادی مشاہدہ اور تجربہ لازمی ہے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا روحانی حقائق کے یقینی علم کے لئے بھی مشاہدہ اور تجربہ کی ضرورت ہے۔ اسلام اس کا جواب اثبات میں دیتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی عظیم تصنیف حقیقۃ الوحی کے آغاز میں فرماتے ہیں:۔

"واضح ہو چونکہ انسان اس مطلب کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو شناخت کرے اور اس کی ذات اور صفات پر ایمان لانے کے لئے یقین کے درجہ تک پہنچ سکے اس لئے خدا تعالیٰ نے انسانی دماغ کی بناوٹ کچھ ایسی رکھی ہے کہ ایک طرف تو معقولی طور پر ایسی قوتیں اس کو عطا کی گئی ہیں جن کے ذریعہ سے انسان مصنوعات باری تعالیٰ پر نظر کر کے اور ذرّہ ذرّہ عالم میں جو جو حکمت کا حضرت باری عزّ اسمہٗ کے نقوش لطیفہ موجود ہیں اور جو ترکیب ابلغ اور محکم نظام عالم میں پائی جاتی ہے اس کی تہ تک پہنچ کر پوری بصیرت سے اسبات کو سمجھ لیتا ہے کہ یہ اتنا بڑا کارخانہ زمین و آسمان کا بغیر صانع کے خود بخود موجود نہیں ہو سکتا بلکہ ضرور ہے کہ اس کا کوئی صانع ہو اور پھر دوسری طرف روحانی حواس اور روحانی قوتیں بھی اس کو عطا کی گئی ہیں تا وہ قصور اور کمی جو خدا تعالیٰ کی معرفت میں معقولی قوتوں سے رہ جاتی ہے روحانی قوتیں اس کو پورا کر دیں کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ محض معقولی قوتوں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی شناخت کامل طور پر نہیں ہو سکتی وجہ یہ کہ معقولی قوتیں جو انسان کو دی گئی ہیں ان کا تو صرف اس حد تک کام ہے کہ زمین و آسمان کے فرد فرد یا ان کی ترتیب محکم اور ابلغ پر نظر کر کے یہ حکم دیں کہ اس عالم جامع الحقائق اور پر حکمت کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ یہ تو ان کا کام نہیں ہے کہ یہ حکم بھی دیں کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے لیکن ظاہر ہے کہ بغیر اس کے کہ انسان کی معرفت اس حد تک پہنچ جائے کہ درحقیقت وہ صانع موجود ہے۔ صرف ضرورت صانع کو محسوس کرنا کامل معرفت نہیں کہلا سکتی کیونکہ یہ قول کہ ان مصنوعات کا کوئی صانع ہونا چاہیئے اس قول سے ہرگز برابر نہیں ہو سکتا کہ وہ صانع جس کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے فی الحقیقت موجود بھی ہے۔ لہٰذا حق کے طالبوں کو اپنا سلوک تمام کرنے کے لئے اور اس فطرتی تقاضا کو پورا کرنے کے لئے جو معرفت کاملہ کے لئے ان کی طبائع میں مرکوز ہے اس بات کی ضرورت ہوئی کہ علاوہ معقولی قوتوں کے روحانی قویٰ بھی ان کو عطا ہوں تا ان روحانی قوتوں سے پورے طور پر کام لیا جائے اور درمیان میں کوئی حجاب نہ ہو تو وہ اس محبوب حقیقی کا چہرہ ایسے صاف طور پر دکھلا سکیں جس طور سے صرف عقلی قوتیں اس چہرہ کو دکھلا نہیں سکتیں پس وہ خدا جو کریم و رحیم ہے جیسا کہ اس نے انسانی فطرت اپنی کامل معرفت کی بھوک اور پیاس لگا دی ہے ایسا ہی اس نے اس معرفت کاملہ تک پہنچانے کے لئے انسانی فطرت کو دو قسم کے قویٰ عنایت فرمائے ہیں ایک معقولی قوتیں جن کا منبع دماغ ہے اور ایک روحانی قوتیں جن کا منبع دل ہے اور جن کی صفائی دل کی صفائی پر موقوف ہے اور جن باتوں کو معقولی قوتیں

(باقی ص۵ پر)

شذرات

شیخ خورشید احمد

کلمہ گو کافر

جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ترجمان نے جمیعۃ کے مقاصد واضح کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"جمیعۃ علمائے اسلام عیسائیوں مرزائیوں۔ پرویزیوں کے حملوں کا دفاع اور مودودی کے گمراہ کن مسائل کی تردید کرتے ہوئے اس اسلام کو باقی رکھنا چاہتی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بزرگان دین نے حاصل کر کے ہم تک پہنچایا"

اس پر روزنامہ دعوت دہلی جو بھارت کی جماعت اسلامی کا ترجمان ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"ہمیں مطلق شوق نہیں کہ اس قسم کی تحریروں کا نوٹس لیں۔ لیکن ہمیں اسلامی ہمدردی اور علماء کرام کی عظمت مجبور کرتی ہے کہ ہم انہیں دنیا کے نئے نئے تقاضوں سے آگاہ کریں۔ ہم جمیعۃ علماء اسلام سے دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا عیسائیوں کے ساتھ کلمہ گو مسلمانوں کا ذکر کرنا اور انہیں عیسائیوں کی صف میں شامل کر دینا بھی اسلام کی کوئی خدمت ہے"۔ (دعوت ۲۱ مارچ)

معاصر دعوت کو اس امر پر تعجب ہے کہ عیسائیوں کے ساتھ کلمہ گو مسلمانوں کا کیوں ذکر کیا گیا۔ حالانکہ اس زمانہ کے علماء (بشمول مودودی صاحب امیر جماعت اسلامی) کے نزدیک تو کلمہ گو ہونا ہرگز امت اسلامیہ میں داخل ہونے کے لئے کافی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ احمدیوں کو کلمہ گو ہونے اور تمام ارکان اسلام پر ایمان رکھنے کے باوجود خارج از امت قرار دیتے ہیں۔ جمیعۃ علمائے اسلام نے اگر ان کلمہ گو کافروں کی فہرست میں کچھ اور اضافے کر دیئے۔ تو اس پر تعجب کیوں ہے ؎

خود کردہ را علاج نیست

بلا تبصرہ

علامہ اقبال مرحوم کے متعلق بعض اخبارات میں شائع شدہ اقتباسات بلا تبصرہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

ہمارا تاجدار:۔

"یہ تین اشعار علامہ اقبال نے جارج پنجم کے جشن تاج پوشی کے موقعہ پر کہے تھے۔ ان کی اشاعت سے مقصود اقبال کی عظمت پر حرف لانا یا قطع بحث ہرگز نہیں ہے انہیں محض نادرات کی حیثیت سے دیکھنا چاہیئے۔

ہمارے اوج سعادت ہوا آشکارا اپنا
کہ تاج پوش ہوا آج تاجدار اپنا

اسی کے دم سے ہے عزت ہماری قوموں میں
اسی کے نام سے قائم ہے اعتبار اپنا

اسی سے عہد وفا ہندیوں نے باندھا ہے
اسی کے خاک قدم پر ہے دل نثار اپنا

(شہاب ۲۱ اپریل ۱۹۶۳ء)

انتقام کی آگ

"اقبال۔ مفکر ملت۔ حکیم الامت اور شاعر مشرق۔ نوا گر انقلاب۔ درویش خدامست کیا کیا شاندار القاب ہم نے موضع کئے اور پھر اقبال پر کتابوں کے انبار لگے جا چکے ہیں اقبال کو سمجھنے والے اور نہ سمجھنے والے بھی لکھتے چلے جا رہے ہیں..... اقبال ایک اچھی متاع کاروبار ثابت ہوا..... ہم گلنگ۔ بلیک مارکیٹ نفع اندوزی کی وبائیں پھیلیں۔ زمانے نے کتنا بڑا انتقام روح اقبال سے لیا آخر اقبال کا گناہ کیا تھا.....

انہوں نے اقبال کو سزا دینے کا یہ دلچسپ ڈھنگ نکالا ہے کہ اقبال کی قصیدہ خوانیاں کرتے ہوئے اور اس کی روح پر عقیدت کے پھول نچھاور کرتے ہوئے وہ اس کے پیغام کو پیروں تلے روندتے ہیں۔ مگر کیا ابھی تعزیر جرم عشق کا یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہے گا" کیا ابھی انتقام کی آگ بجھی نہیں؟ آخر کب تک؟"

(شہاب ۲۱ اپریل)

تبلیغ اسلام کی اہمیت

(علامہ اقبال کا مکتوب بنام غلام بھیک صاحب نیرنگ)

"میرے نزدیک تبلیغ اسلام کا کام اس وقت تمام کاموں پر مقدم ہے۔ اگر ہندوستان میں مسلمانوں کا مقصد سیاسیات سے محض آزادی اور اقتصادی بہبودگی ہے۔ اور حفاظت اسلام اس مقصد کا عنصر نہیں ہے۔ جیسا کہ آجکل کے قوم پرستوں کے رویہ سے معلوم ہوتا ہے تو مسلمان کبھی کامیاب نہیں ہونگے یہ بات میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں"۔

(چٹان ۲۹ اپریل ۱۹۶۳ء)

شادی (علامہ اقبال)

"فرمانے لگے خواجہ صاحب (مرحوم خواجہ فیروزالدین صاحب مرحوم بیرسٹر) تاثیر صاحب (میاں محمد دین تاثیر مرحوم) اور مسلم بڑے دانا ہیں مجھے مشورہ دیں کہ چند خواتین نے مجھے لکھا ہے کہ میں ایک اور شادی کر لوں۔ ان میں سے ایک انبالہ کی رقاصہ بھی ہے۔" (مضمون مولانا محمد بخش مسلم از ہفت روزہ شہاب ۲۱ اپریل)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے

دُعا کی تحریک

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جیسا کہ دوستوں کو عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد سلمہ کی اُن رپورٹوں سے پتہ لگ چکا ہے جو گزشتہ دنوں میں الفضل میں چھپتی رہی ہیں چند دن ہوئے حضور کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی قدر افاقہ ہے۔ مگر ابھی تک پورا افاقہ نہیں اور جو خرابی پیدا ہو گئی تھی اسکا کچھ نہ کچھ بقیہ چل رہا ہے۔ دوست ان ایام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور شفایابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں اور دعا کرتے ہوئے حضور کی عظیم الشان دینی خدمات کو یاد کر لیا کریں۔ تا کہ دل میں خاص درد اور سوز کی کیفیت پیدا ہو۔

جیسا کہ میں نے اپنے ایک گزشتہ نوٹ میں واضح کیا تھا۔ دراصل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ خلافت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ سب علامتیں پوری ہو چکی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمائی تھیں۔ مگر ان علامات کے پورا ہونے کے بعد بھی اس بات کی یقیناً ضرورت ہے کہ جماعت کے مخلص دوست کرب و سوز سے خلافت ثانیہ کی غیر معمولی برکات کے لمبا ہونے کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۳۰-۴-۶۳

غلط فہمیاں دُور کرنے کا سامان

احمدیت سے متعلق لوگوں کے دلوں میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ ان غلط فہمیوں کے دُور کرنے کا بڑا ذریعہ یہی ہے لوگوں کو احسن طور سے احمدیت سے روشناس کرایا جائے ؛

آپ دوسرے احباب کے نام الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروا کر انہیں احمدیت سے روشناس کرا سکتے ہیں۔ اور ان غلط فہمیوں کو دُور کرنے کا سامان کر سکتے ہیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

دار الافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

مکرم ملک سیف الرحمن صاحب ناظم دار الافتاء ربوہ

سوال

ایک شخص ہیجبروں کا دم کرتا ہے کیا اس سے اس مرض کے لئے دم کرانا جائز ہے؟

جواب

دم کے بارہ میں ہماری جماعت کا مسلک یہ ہے کہ یہ ایک جاہلانہ خیال ہے۔ جہاں تک ممکن ہے اس وہم سے بچا جائے۔ کیونکہ نہ اس میں کوئی روحانیت ہے اور نہ یہ علاج کا کوئی مستند ذریعہ ہے مومن کو چاہیئے کہ وہ وہمی زندگی سے اجتناب کرے اور دعاؤں پر زور دے اور علاج کے مستند ذرائع اختیار کرے۔

سوال

رشتہ دار بچہ احمدی کی نگرانی میں پرورش پاتا ہے اور اپنے آپ کو احمدی سمجھتا ہے کیا اس کے لئے علیحدہ بیعت کرنا ضروری ہے؟

جواب

جولڑکا شیر خواری کے زمانہ سے ہی احمدی کی ذاتی نگرانی میں پرورش پاتا ہے اور بڑا ہونے پر اپنے آپ کو احمدی کہتا اور سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو جماعت میں شامل قرار دیتا ہے وہ احمدی ہی شمار ہوگا اس کے لئے علیحدہ بیعت کرنا ضروری نہیں تاہم بہتر اور موجب برکت ہے کہ وہ دستی یا تحریری بیعت بھی کرلے۔ اس میں بڑی سعادت مندی ہے۔

سوال

ایک شخص کی بیوی بھاگ گئی اور ایک دوسرے شخص کے پاس دس سال تک رہی اس دوران میں اس عورت کے تین لڑکیاں پیدا ہوئیں بعد میں وہ عورت اپنے اصلی خاوند کے پاس آگئی سوال یہ ہے کہ ان تین لڑکیوں کا قانونی باپ کون ہوگا اور وہ کس کو ملیں گی؟

جواب

شرعی قانون کے مطابق وہ لڑکیاں اس عورت کے اصل خاوند کی بیٹیاں کہلائیں گی اور اغوا کرنے والا شخص ان کا حقدار نہ ہوگا۔ البتہ ان لڑکیوں کا نکاح اس اغوا کنندہ سے نہیں ہوسکے گا کیونکہ اشتباہ بہرحال موجود ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور بھی اسی قسم کا ایک تنازعہ پیش ہوا۔ ایک شخص کہتا تھا کہ فلاں لڑکا میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی باندی کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔ دوسرے شخص کا دعویٰ تھا کہ یہ میرا بھتیجا ہے کیونکہ میرے بھائی کا اس باندی سے ناجائز تعلق تھا۔ یہ اسی تعلق کے دوران پیدا ہوا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فریقین کے دلائل سنکر فرمایا

الولد للفراش وللعاھر الحجر

(نیل الاوطار ۲۷۹/۶ بروایت بخاری ومسلم)

یعنی جس کی بیوی اسکا بچہ اور جو ناجائز تعلق کا دعویٰ کرتا ہے اسے پتھر پڑیں گے۔ یعنی اس کا مطالبہ تسلیم نہ ہوگا۔

سوال

عقیقہ کے لئے کونسا دن موزوں ہے کیا ضروری ہے کہ لڑکے کے لئے جو دو بکرے عقیقہ کئے جائیں وہ ایک ہی وقت اور ایک ہی جگہ ذبح ہوں یا الگ الگ بھی ہوسکتے ہیں؟

جواب

عقیقہ کے بارہ میں اصل سنت یہ ہے کہ یہ ساتویں روز کیا جائے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کرنے بال منڈوانے اور نام رکھنے کی ہدایت فرماتے تھے اور حضرت امام حسن رضؓ و حسین رضؓ کا عقیقہ اسی کے مطابق آپؐ نے کیا تھا۔ (نیل الاوطار ۱۳۵/۵)

ساتویں روز لڑکے کے لئے دو بکرے ایک ہی جگہ ایک ہی وقت میں ذبح کئے جاسکتے ہیں۔ الگ الگ جگہ الگ الگ وقت میں بھی اس میں کوئی پابندی نہیں۔ صرف دن ایک ہونا چاہیئے یعنی ساتواں۔

اگر ساتویں دن کسی وجہ سے عقیقہ نہ کیا جاسکے تو پھر کسی دن کسی جگہ اکٹھے یا الگ الگ جیسی مرضی اور جیسی گنجائش ہو عقیقہ کے طور پر بکرے ذبح کرنے جائز ہوں گے۔ بعض فقہا نے چودھویں اکیسویں یا دنوں مہینوں یا سالوں کے لحاظ سے جو ہندسہ سات پر تقسیم ہوسکے اسکے مطابق اہتمام کرنے کو مستحسن قرار دیا ہے۔ لیکن یہ کوئی پابندی نہیں اصل سنت کا وقت تو گذر گیا اب تو صرف ایک رنگ تدارک کا ہے جس میں ثواب کی توقع کی جاسکتی ہے۔

سوال

غلاف کعبہ کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کعبہ پر غلاف چڑھایا؟

جواب

کعبہ پر غلاف چڑھانے کا رواج قدیم سے چلا آتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس رواج کو قائم رکھا اور خود بھی غلاف چڑھایا۔ اس وقت صورت یہ تھی کہ جب نیا غلاف چڑھایا جاتا تو پرانے غلاف کا کپڑا غرباء میں تقسیم کردیا جاتا تا وہ اپنی ضرورت کے مطابق اسی کپڑے سے اپنی چادریں قمیص اور تہمد وغیرہ بنالیں اور اس طرح ان کی ضرورت پوری ہوجائے۔ حضور علیہ السلام اور آپ کے خلفاءؓ نے غلاف کعبہ کے لئے نہ تو کبھی بہت قیمتی کپڑے کا اہتمام کیا اور نہ ہی اس کی روانگی کا کوئی جلوس نکالا یا مظاہرہ کیا۔ بلکہ اسلامی احکام کی روح کے مطابق پہلی صورت یعنی قیمتی کپڑے کا استعمال اسراف ہے اور دوسری صورت یعنی جلوس اور مظاہرے بدعت اور منجرالی الشرک ہیں۔ پس اس رواج میں بھاری اصلاح اور انتہائی سادگی کی ضرورت ہے۔ چاہیئے کہ اس بارہ میں وہی طریق عمل اختیار کیا جائے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء رضوان اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین نے اختیار کیا اور علماء امت نے جس کی تلقین فرمائی۔

سوال

کیا فوٹو کھچوانا جائز ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے اپنا فوٹو کیوں کھنچوایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں نہیں کیا تھا؟

جواب

کیمرہ سے فوٹو لینے اور ہاتھ سے تصویر بنانے میں فرق ہے۔ پہلی صورت میں ہوبہو نقش قائم ہوجاتا ہے لیکن دوسری صورت میں بناوٹ اور تصنع کا خاصا عمل دخل ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام نے دوسری صورت کو ناپسند کیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ اسلام نے بنیادی طور پر تصویر کشی کو مکروہ قرار دیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے شرک کی ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ نیز یہ شرک جیسے عظیم گناہ کی باقیات میں سے ہے۔ لیکن اگر برائی کا خدشہ نہ ہو اور کسی خاص ضرورت مثلاً تعارف اور پہچان کی غرض سے فوٹو کھنچوایا جائے تو پھر یہ منع نہیں ہوگا کیونکہ نیت ٹھیک ہے اور مقصد میں کوئی کجی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے اپنے فوٹو اسی غرض سے کھنچوائے ہیں کہ تا صاحب بصیرت انسان تصویر دیکھ کر یہ اندازہ کرسکیں کہ صاحب التصویر نیکی اور تقویٰ کا داعی اور اللہ تعالےٰ کے مقبول بندوں میں سے ہے۔ باقی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چونکہ کیمرہ ایجاد ہی نہیں ہوا تھا اسلئے آپ کے فوٹو اتروانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تاہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کشف میں حضرت عائشہ رضؓ کی تصویر ایک ریشمی کپڑے پر بنی ہوئی دکھائی گئی تھی۔ اسی طرح مختلف قسم کی گڑیوں سے حضرت عائشہ رضؓ شادی کے بعد بھی کچھ عرصہ تک کھیلتی رہیں (ابو داؤد) اگر تصاویر تماثیل اور مجسمے علی الاطلاق منع ہوتے تو حضور علیہ السلام کی موجودگی میں ایسا کیوں ہوتا۔

سوال

کیا نماز خصوصاً سجدہ میں اپنی حاجات کے متعلق دعائیں مانگنی جائز ہیں دوسرے تو اسے جائز نہیں سمجھتے؟

جواب

نماز خصوصاً سجدہ میں مختلف دعائیں مانگنے اور اپنی حاجات اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کرنے کی اجازت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ رضؓ کے طریق عمل سے یہ امر ثابت ہے اور حضور علیہ السلام کا فرمان بھی ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اقرب ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء (مشکوٰۃ ۸۴/۱)

یعنی سجدہ کی حالت میں انسان اللہ تعالےٰ سے قریب تر ہوتا ہے اس لئے اس حالت میں بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں اسی طرح ایک اور حدیث ہے اما السجدۃ فاجتھدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم کہ سجدہ میں خوب دعائیں کیا کرو کیونکہ سجدہ کی حالت قبولیت دعا کے زیادہ مناسب ہے اور اس کے قبول ہونے کی زیادہ امید کی جاسکتی ہے۔

(کشف الغمہ ۱۸۷/۱)

نکاح اور شادی کی تقاریب

۱۔ مورخہ ۲۹ اپریل کو مکرم حنیف احمد صاحب ابن حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم و مغفور کے نکاح اور شادی کی تقریب عمل میں آئی ان کے نکاح کا اعلان محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے فرحت سعیدہ صاحبہ بنت مکرم محمد عمر صاحب بٹ دھرم پورہ لاہور کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر بمقام لاہور فرمایا جس کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور برات اسی دن شام کو لاہور سے واپس ربوہ پہنچ گئی۔

مورخہ یکم مئی ۱۹۶۳ء کو بعد نماز مغرب قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی کی کوٹھی پر حنیف احمد صاحب کے برادر اکبر محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے نے انکی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں دیگر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے بھی شمولیت فرمائی۔

۲۔ مورخہ یکم مئی کو مکرم حنیف احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کے موقع پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے سعیدہ بشریٰ صاحبہ بنت حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم کے نکاح کا بھی اعلان فرمایا۔ انکا نکاح مکرم ڈی۔اے اختر قریشی ابن مکرم امید علی صاحب قریشی آف کراچی کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان ہر دو تقاریب کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے حکم پر

احمدی جماعتوں کی طرف سے دلی اضطراب اور رنج و غم کا اظہار اور احتجاجی قراردادیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کی ضبطی پر پاکستان کے طول و عرض کی احمدی جماعتوں میں بڑے اضطراب اور رنج و غم کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ اور ان کی طرف سے کثرت کے ساتھ احتجاجی قراردادیں موصول ہو رہی ہیں۔ چند ایک قراردادیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

نصرت آباد

جماعت احمدیہ نصرت آباد اسٹیٹ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تصنیف "سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے احکامات پڑھ کر نہایت درجہ قلق محسوس کیا اور اپنے اس ہنگامی اجلاس میں اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور درخواست کرتی ہے کہ ذمہ دار حکام تھوڑی سی فرصت نکال کر اس کتاب کا مطالعہ کریں اور پھر خود ہی فیصلہ کریں کہ ایک نہایت ہی وفادار اسلام کی خادم جماعت کی کس قدر دل شکنی کی گئی ہے خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ عیسائیت مغربی افریقہ سے پسپا ہو کر ضلع تھرپارکر میں اپنے قدم جما رہی ہے۔ مسلمان اس وقت سخت اضطراب کی حالت میں ہیں وہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی مقابلہ کر سکتا ہے تو وہ صرف یہی چھوٹی سی غریب جماعت ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ جب انگریز متحدہ ہندوستان پر حکومت کرتے تھے اس وقت جون ۱۸۹۷ء میں "سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" نامی کتاب ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپی۔ دوسری بار ۱۹۰۱ء میں مطبع بشیر ہند میں طبع ہوئی۔ اگر اس کتاب میں فرقوں کے درمیان منافرت پھیلانے کا مواد پایا جاتا تو وہ عیسائی حکومت ضرور اس پر ایکشن لیتی لیکن اپریل ۱۹۶۳ء سے پہلے کسی حکومت نے بھی اس کو قابل اعتراض نہیں پایا۔ حتیٰ کہ ۱۹۵۵ء میں بھی اس کا ایک ایڈیشن پاکستان میں شائع ہوا۔ اس وقت بھی کوئی قانونی کارروائی نہ کی گئی۔

اگر پرامن طریق پر عیسائیوں کے گمراہ کن عقائد کا قرآن شریف کی روشنی میں بطلان کیا جائے تو وہ ہرگز قابل اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ نصرت آباد اسٹیٹ حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ضبطی کے حکم کو فوراً منسوخ کیا جائے۔

ممبران جماعت احمدیہ نصرت آباد اسٹیٹ

کنری

ہم ممبران جماعت احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر اس خبر کو پڑھ کر گہرے غم و افسوس اور تشویش کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کی خدمت میں یہ بات پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ایک پادری صاحب سراج الدین نے بانی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں چار سوالات بھجوائے اور اس کے جواب طلب کئے یہ سوالات ایسے وقت میں کئے گئے۔ جبکہ عیسائیوں کی طرف سے پے در پے نہایت ہی دلشکن اور ناپاک حملے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات اور امہات المومنین رضوان اللہ تعالےٰ علیہم پر کئے گئے اور ان رکیک اور ناجائز حملوں سے مسلمانان ہند کے دلوں کو پاش پاش کیا گیا۔ اس پر بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ایک غیور مسلمان کی حیثیت سے ان کے حقیقی اور الزامی جواب انہی کے عقائد اور ان کی کتب کے حوالے دیکر دئے ان جوابوں کی وجہ سے اس وقت کی عیسائی حکومت اور نہ ہی عیسائی صاحبان خصوصاً سوال کرنے والے پادری سراج الدین صاحب کو اسے غیر آئینی اور منافرت پھیلانے والی تحریر سمجھ کر حکومت سے اس کی دادرسی کرنے کی جرأت پیدا ہوئی اب جبکہ عیسائی واعظین کی طرف سے مذہب اسلام پر پے در پے حملے ہو رہے ہیں اور پاکستان کا ذی شعور مسلمان طبقہ ان کی ان تبلیغی مساعی سے سخت پریشان ہے۔ جس کا اخباروں میں بھی بڑے زور کے ساتھ اظہار ہو رہا ہے۔ اس نازک وقت میں ایسے لٹریچر کی اشاعت جس میں عیسائیوں کے اسلام پر سوالات کے جوابات ہوں کو بند کرنا نہ صرف اسلام کے لئے مضر ہے۔ بلکہ عیسائیت کے فروغ کا باعث ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر نہایت ادب سے حکومت سے اس حکم کو منسوخ کرانے کی درخواست کرتے ہیں۔

(امیر جماعت احمدیہ کنری)

احمد آباد اسٹیٹ

ہم ممبران جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کی خبر پر گہرے غم و افسوس اور تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مذکورہ کتاب کو شائع ہوئے آج ۶۵ سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے یہ کتاب پہلی مرتبہ جون ۱۸۹۷ء میں چھپی جس کو آج چھیاسٹھواں سال گزر رہا ہے۔ یہ وہ وقت تھا۔ جبکہ ہمارے ملک میں عیسائی حکومت پورے عروج پر تھی۔ دوسری مرتبہ یہ کتاب ۱۹۰۱ء میں طبع ہوئی۔ اس وقت بھی ہمارے ملک پر عیسائی حکومت کا ہی تسلط تھا۔ اگر جیسا کہ اعلان میں کہا گیا ہے اس کی اشاعت سے ملک میں مختلف فرقوں میں نفرت پیدا ہونے کا امکان ہے تو اس وقت کی حکومت جس کے مذہب کے ساتھ اس کتاب کا گہرا تعلق تھا۔ ضرور اس کے خلاف قانونی کارروائی کرتی۔ لیکن جیسا کہ اس دور میں اس کی دوبارہ اشاعت اور قریباً ۵۰ سال تک اس کی تشہیر سے ثابت ہے کہ کبھی ایسا جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ اور نہ ہی اس نصف صدی تک عیسائی حکومت نے اس کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کی۔ تیسری مرتبہ یہ کتاب جولائی ۱۹۵۵ء میں پاکستان میں صیغہ تصنیف و تالیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے شائع ہوئی۔ جس کو آج قریباً آٹھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور اس عرصہ میں حکومت نے اس کو منافرت پھیلانے کا باعث نہیں سمجھا

اس وقت جب کہ عیسائی مبلغین کی طرف سے اسلام پر پے در پے حملے ہو رہے ہیں اور پاکستان کا ذی شعور مسلمان ان کی اس مساعی سے پریشان ہے ایسے لٹریچر کی اشاعت جس میں عیسائیوں کے اسلام پر سوالات کے جواب ہوں کو بند کرنا نہ صرف اسلام کے لئے مضر ہے بلکہ عیسائیت کے فروغ کا باعث ہو سکتا ہے

لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر نہایت ادب سے اس حکم کو منسوخ کر دینے کی درخواست کرتے ہیں

ہم یہ امر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت ایک پُر امن مذہبی اور تبلیغی جماعت ہے۔ جس کا ملک کی سیاست کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ
احمد آباد ضلع تھرپارکر

محمود آباد اسٹیٹ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبطی کی خبر پڑھ کر جماعت احمدیہ اسٹیٹ محمود آباد گہرے غم و افسوس اور تشویش کا اظہار کرتی ہے۔ مذکورہ کتاب کو شائع ہوئے ۶۵ سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔

اس وقت جبکہ عیسائی مبلغین کی طرف سے اسلام پر پے در پے حملے ہو رہے ہیں ایسے لٹریچر کی اشاعت جس میں عیسائیوں کے اسلام پر سوالات کے جواب ہوں کو بند کرنا نہ صرف اسلام کے لئے مضر ہیں بلکہ عیسائیت کے فروغ کا باعث ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ اسٹیٹ محمود آباد ضلع تھرپارکر سندھ نہایت ادب سے اس حکم کو منسوخ کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار سید عابد حسین پریذیڈنٹ احمدیہ
جماعت محمود آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ

تقریب نکاح

مورخہ ۳۰ اپریل کو بعد نماز عصر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مکرم سید کمال یوسف صاحب واقف زندگی سابق مبلغ سکنڈے نیویا کے نکاح کا اعلان فرمایا ان کا نکاح مکرمہ سیدہ مبارکہ احمد شاہ صاحب پسر حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی منیرہ سرور صاحبہ کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا۔ خطبہ نکاح میں محترم مولانا شمس صاحب نے فریقین کے اخلاص اور خدمات سلسلہ کا ذکر کیا۔ آپ نے حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کے اس امتیازی مقام کا ذکر فرمایا جو انہیں جماعت میں حاصل تھا اور اس ضمن میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف اعجاز احمدی میں مباحثہ مد کے ذکر میں حضرت مولوی صاحب کو شیر ببر قرار دیا ہے۔ آپ نے مکرم سید کمال یوسف صاحب ابن مکرم سیٹھ محمد سعید صاحب کی سعادت اور تبلیغی خدمات کے علاوہ ان کے دادا حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب جدہ کے اخلاص اور خدمات سلسلہ کا بھی ذکر کیا بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

کامل طور پر دریافت نہیں کر سکتیں۔ روحانی قوتیں ان کی حقیقت تک پہنچ جاتی ہیں اور روحانی قوتیں صرف انفعالی طاقت اپنے اندر رکھتی ہیں یعنی ایسی صفائی پیدا کرنا کہ مبداء فیض کے فیوض ان میں منعکس ہو سکیں سو ان کے لئے یہ لازمی شرط ہے کہ حصولِ فیض کے لئے مستعد ہوں اور حجاب اور روک درمیان نہ ہو تا خدا تعالےٰ سے معرفت کاملہ کا فیض پا سکیں اور صرف اس حد تک ان کی شناخت محدود نہ ہو کہ اس عالم پر حکمت کا کوئی صانع ہونا چاہیئے بلکہ اس صانع سے شرف مکالمہ مخاطبہ کامل طور پر پا کر اور بلا واسطہ اس کے بزرگ نشان دیکھکر اس کا چہرہ دیکھ لیں اور یقین کی آنکھ سے مشاہدہ کر لیں کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود ہے۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۵، ۶

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا اہم تربیتی جلسہ

لجنہ اماء اللہ کا ربوہ کا تربیتی جلسہ زیر صدارت محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ مورخہ ۲۵ اپریل ۴½ بجے شام منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن مجید محترمہ امینہ مرزا صاحبہ نے کی۔ بعدہٗ عہد نامہ دہرایا گیا۔ اس کے بعد محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ نے درثمین میں سے نظم پڑھی۔ خاکسارہ نے تقریر کرتے ہوئے بدیوں کو ترک کرنے اور نیکیوں میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بعدہٗ محترمہ امۃ القدیر بیگم صاحبہ نے مستورات کو صحابیات کی مثال دے کر تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد خاکسارہ نے ایک دعائیہ نظم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ نے انسانی زندگی کا اصل مقصد کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں سیدہ طاہرہ شاہ (بیگم مرزا حنیف احمد صاحب) نے خدمت خلق کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے حاضرات کو فیشن پرستی۔ جھوٹ اور دوسری بدیاں چھوڑنے کی طرف توجہ دلائی۔

اخیر میں پروگرام کے مطابق محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے سورۃ ممتحنہ کی آیات یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰٓی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ ..... تلاوت فرمانے کے بعد ان کی نہایت لطیف تشریح کی اور فرمایا کہ ان کو اپنے حقوق کے مطالبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی طرف بھی پوری توجہ دینی چاہیئے۔ اسی پر معاشرہ اور سوسائٹی کے امن کا دارومدار ہے۔ آپ نے ربوہ کی احمدی مستورات کو اپنے عملی نمونہ کو درست کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہوئے اپیل کی کہ وہ اپنی اور اپنی اولادوں کی تربیت اسلامی اشعار کے مطابق کریں۔ بعدہٗ دعا ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا۔

(خاکسارہ رضیہ درد سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں

احباب اس امر کو سن کر خوش ہوں گے کہ تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں گورنمنٹ کے منظور شدہ کالجوں کی لسٹ میں آچکا ہے اور اس سلسلہ میں سال رواں کی گرانٹ دس ہزار روپیہ بھی مل چکی ہے۔

نیز ہائر سیکنڈری سکول کی تعمیر کے سلسلہ میں پچاس ہزار روپیہ کی بلڈنگ گرانٹ بھی مل چکی ہے۔ عنقریب نئی عمارت کا سنگِ بنیاد بھی رکھا جائے گا۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر ضلع سیالکوٹ و منیجر تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں و مکرم چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے کی کوششوں میں برکت ڈالے اور یہ مثالی کالج بن جائے۔

ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں پر اور دیگر دیگر متصل جماعتوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اسی قومی ادارہ میں اپنے بچوں کو داخل کرائیں۔ نویں۔ دسویں۔ گیارھویں بارھویں میں داخل کرایا جاسکتا ہے۔ ہوسٹل کی عمارت تیار ہو چکی ہے۔ اور تیس ۳۰ بچے رہائش اختیار کرسکتے ہیں۔ عمدہ ماحول ہے اور خرچ نسبتاً کم ہے۔ تربیت کا اعلیٰ انتظام موجود ہے احباب اس طرف توجہ فرماویں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

۵۔ میرے بھائی ملک بشیر احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینئر بمع اہلیہ برائے ادائیگی فریضہ حج روانہ ہوئے ہیں۔ ان کے احسن طور سے یہ فریضہ ادا کرنے کی توفیق اور بخیریت واپسی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار محمد شفیع نوشہروی دار الرحمت وسطی ربوہ)

۶۔ مکرم میجر منظور الحسن صاحب سرائے عالمگیر کے دو صاحبزادگان عزیز مقصود الحسن اور مسعود الحسن کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

محمد اکبر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ چکوال ضلع جہلم

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک اپریشن روم اسسٹنٹ کی ضرورت

سلسلہ کے مرکزی ہسپتال میں ایک اپریشن روم اسسٹنٹ کی آسامی خالی ہے جس کے لئے امیدواران کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ اس آسامی کے لئے ضروری ہے کہ امیدوار:۔

(۱) کوالیفائیڈ ڈسپنسر ہو۔ (۲) کسی سرکاری ہسپتال میں بطور اپریشن روم اسسٹنٹ سات سال کا تجربہ رکھتا ہو۔ گریڈ ۱۳۰-۵-۲۰۰ روپے

درخواست کے ساتھ امیر ضلع کی رپورٹ اخلاق و دیانت کے متعلق شامل کی جائے امیدوار کے انتخاب کے بعد اس کی جسمانی صحت و تندرستی اور دیگر امور کے متعلق رپورٹ لے لی جائیگی۔

خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے نوجوان سندات کی نقول کے ساتھ درخواستیں حسب ذیل پتہ پر بھجوائیں۔ یہ درخواستیں ۱۰/۵/۶۳ تک پہنچ جانی چاہئیں۔ (ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نوٹ:۔ فضل عمر ہسپتال کے کارکنان جو اپنے آپ کو اس اسامی کا اہل سمجھتے ہوں۔ چیف میڈیکل آفیسر صاحب کی معرفت درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔

انصار اللہ اور قیادت ایثار

کسی مقصد کے حصول کے لئے وسائل یا ذرائع اُس کی وسعت و اہمیت کے پیش نظر اختیار کئے جاتے ہیں۔ مادی دنیا کی تعمار اور مقاصد محدود قسم کے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کے حصول کے لئے ظاہری ذرائع کام کر جاتے ہیں۔ مگر جس میدان میں ہم نے قدم رکھا ہے اس کی ترقیات کا سلسلہ لامتناہی ہے۔ لہٰذا یہاں ظاہری ذرائع کام نہیں کرتے بلکہ ہر جہت سے غیر معمولی قربانی و ایثار اور غیر معمولی جدوجہد کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ جو اپنے اندر ایک جنون کا رنگ لئے ہوئے ہو مگر یہ روح پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے لئے باقاعدگی سے روزانہ مشق نہ کی جائے۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ انصار اللہ کا ہر رکن باقاعدگی سے اچھے محبوب آقا کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہونے کی سعی فرمائے۔

"ان کے لئے یہ بھی لازمی ہوگا کہ وہ روزانہ نصف گھنٹہ خدمت دین کے لئے وقف کریں۔" (قائد ایثار)

سو فیصدی ادائیگی کرنیوالی مجالس انصار اللہ

انصار اللہ کی مندرجہ مجالس نے گذشتہ سال کا بجٹ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان مجالس کے اراکین کو اور دوسری مجالس کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

۱۔ ملکوال ضلع گجرات
۲۔ چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ
۳۔ پتوکی ضلع لاہور
۴۔ نیاز نگر ضلع منٹگمری
۵۔ سرائے عالمگیر ضلع گجرات
۶۔ چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا
۷۔ ٹوپی ضلع مردان
۸۔ بنول ضلع وشہر

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

برادرم بشیر احمد خانصاحب سپر انڈیا ٹائر لاہور پسر محمد اسمٰعیل خانصاحب مرحوم صحابی اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے بروز جمعہ مورخہ ۲۶/۴/۶۳ لاہور میں ۵۲ سال کی عمر میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت میاں قطب الدین خانصاحب امرتسری کے پوتے اور نصیر احمد خانصاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال مقیم لبنان کے بڑے بھائی تھے۔ بزرگان سلسلہ مرحوم کے بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔

ناصر احمد خان 53/F وحدت کالونی۔ لاہور

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرا چھوٹا بھائی عبد الحمید بوجہ ضعف قلب و بیہوشی بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں (داتا محمد دین گو لبانہ ربوہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ قریباً ایک سال سے بیمار ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں (برکت علی چک ۲۲ ٹ مالیہ؟)

۳۔ میرے بھائی غلام رسول کا سول ہسپتال شیخوپورہ میں ٹانگ کا اپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسمٰعیل احمدی بار کے ڈاکخانہ بھکھی تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

۴۔ خاکسار کے والد چوہدری عبد الرحیم خان صاحب کاٹھ گڑھی عرصہ سے ذیابیطس کی بیماری میں مبتلا ہیں سلسلہ کے بزرگوں اور دوستوں سے درخواست دعا ہے (عبد الحکیم خان فیلڈ اسسٹنٹ زراعت پیر محل ضلع ملتان)

معاصرین

متبادل قیادت

سہروردی صاحب، جماعت اسلامی اور آپ — سب کو جو پریشان کئے ہوئے ہے وہ "متبادل قیادت" کا مسئلہ ہے، سوال یہ ہے کہ متبادل سے مراد کیا ہے؟ اگر افراد مراد ہیں، ہم میں افراد کا تبادلہ ہوا اور آج تک کئی قیادتیں ایک دوسرے کی متبادل یہاں قائم ہوتی رہیں۔ شریف النفس اور دیندار، خواجہ ناظم الدین بھی متبادل قائد تھے۔ ذہین و فطین اور اسلام و اصلاح پسند چوہدری محمد علی بھی متبادل قائد تھے، سیکولر نظریات کے علمبردار سہروردی صاحب بھی متبادل قائد تھے اور پہلے اسلامی دستور کے مطابق مملکت کے پہلے امیر المومنین سکندر مرزا اور مرد آہنی غلام محمد بھی متبادل قائد ہی تھے، اور ان سب کے بعد اب صدر ایوب متبادل قائد ہیں — اگر جماعتیں مراد ہیں تو مسلم لیگ، جناح عوامی لیگ، جناح عوامی مسلم لیگ، ری پبلکن پارٹی نظام اسلام پارٹی، جماعت اسلامی، یہ سبھی ایک دوسرے کی متبادل اور متحارب قیادتیں ہیں — لیکن اگر مراد آپ حضرات کی یہ ہے کہ کوئی ایسی جماعت یا گروہ یا شخصیت جو فکر و نظر، عمل و کردار صلاحیت و صالحیت کے نقطہ نظر سے مسلم لیگ کی متبادل ہو، یعنی اس کا نقطہ نظر مسلم لیگ کے نقطہ نظر کا متبادل ہو تو معاف کیجئے یہ جنس نایاب یہاں کسی نرخ پر دستیاب نہیں — مسلم لیگ کوئی فکری اور تجدیدی جماعت تو تھی نہیں اس کا فلسفہ صرف اسی قدر تھا کہ مسلمان ایک قوم ہیں جس کا اعتقاد اور نظام عمل ہندو سے مختلف ہے۔ اس قوم کے لئے ایک ایسے خطے کی ضرورت ہے جس میں دوسروں کی مداخلت کے بغیر زندہ رہ سکے اور اپنے نظام فکر و عمل کے مطابق زندگی گزار سکے — یہ تھا اجمالاً مسلم لیگ کا نقطۂ نظر — مسلمانوں میں اس کے بالمقابل ذی علم افراد پر مشتمل جو جماعت تھی وہ یا تو جمعیت علماء ہند تھی یا جماعت اسلامی — احرار اور خاکسار یا مومن کانفرنس وغیرہ محض سخن گسترانہ تھے — جمعیت کا مسئلہ زیر بحث نہیں وہ پاکستان میں موجود نہیں۔ جماعت اسلامی یہاں منتقل ہوئی تو اس کا انکار بھی مہاجر ہے۔ مولانا مودودی صاحب کا فلسفہ یہ تھا کہ مسلمان معروف معنوں میں قوم نہیں ہیں یہ ایک امت ہیں۔ جو بین الاقوامی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے مسائل جو کچھ بھی ہیں بین الاقوامی اور عالمی ہیں۔ اور ان کے مسائل کا محور "اسلام" ہے۔ اسلام جو مولانا کے نزدیک ایک اجتماعی ضابطۂ حیات اور واحد قانون فلاح ہے۔ اس کے قیام و نفاذ کا ایک ہی راستہ مولانا کے نزدیک برحق تھا۔ اور انہوں نے مسلم لیگ کے طریق کار کو غیر اسلامی ثابت کرنے کے لئے اسی راستے کو دلائل و براہین سے مسلح ہو کر پیش کیا۔ اور وہ یہ تھا کہ اسلامی دعوت سے قلوب میں ایمان پیدا کیا جائے ایمان سے صالح کردار اور شہادت حق ظہور پذیر ہو۔ صالح افراد اور اپنی زندگیوں سے اسلامی شہادت پیش کرنے والے افراد منظم و جمع ہو کر اسلامی دعوت اور مسلسل تربیت و تزکیہ ہی کے ذریعہ معاشرے کو باشعور مسلمان بنائیں یہ باشعور مسلمان معاشرہ مسلم سائنسدان، مسلم کمانڈر انچیف، مسلم سپاہی، مسلم فلاسفر، مسلم تاجر، مسلم صحافی، مسلم خطیب، مسلم واعظ اور مسلم لیڈر پیدا کرے۔ اور اس اسلامی شعور، اسلامی کردار اور اسلامی سوسائٹی کے طبعی ارتقاء سے "خود بخود" اسلامی حکومت معرض وجود میں آئے — مولانا نے اسی مرحلے پر بڑی شدت کے ساتھ مسلم لیگ کے تصور حکومت اسلامی و ووٹوں کے ذریعہ اسلامی حکومت کے قیام اور بے شعور مسلمانوں کو منظم کرکے ان کی اجتماعیت سے اسلامی حکومت کی تخلیق کو باطل ثابت کیا تھا۔ اسی وقت مولانا کے نزدیک مسلم سوسائٹی کے ایک ہزار افراد میں سے ۹۹۹ افراد غیر صالح ہی نہیں اسلامی شعور سے بھی تہی دامن تھے۔ اور ان کی اجتماعی قوت سے اسلامی نظام کا قیام ان کے نزدیک اسی طرح غیر ممکن اور غیر عقلی تھا جس طرح نیم کا بیج بو کر اس سے سیب حاصل کرنے کی آرزو ہوتی ہے۔ مولانا اس ذریعہ سے قائم ہونے والی حکومت کو مسلمانوں کی کافر حکومت قرار دیتے تھے۔ جو لوگ اس جمہور کی اکثریت کے بل بوتے پر اسلامی حکومت کے قیام کا نعرہ لگا رہے تھے: مولانا انہیں جنت الحمقاء کے باشندے قرار دے رہے تھے۔

لیکن قیام پاکستان کے بعد مولانا کے افکار میں عظیم انقلاب برپا ہوا۔ اور اب وہ اس مقام پر ہیں جہاں ۱۹۴۵ء میں مسلم لیگ تھی۔ اب مولانا کے دلائل وہی ہیں جو مسلم لیگ کے عام کارکن ۱۹۴۵ء کے انتخابات میں اپنے موقف کے حق میں پیش کیا کرتے تھے اور آج مولانا کی زیر سرکردگی ان کی جماعت اقتدار کے ذریعہ اسلام کے قیام کے اس فلسفے کو اپنا رہی ہے جسے ۱۹۲۹ء سے ۱۹۴۷ء تک مسلم لیگ کے صف دوئم کے مقررین اپنی عوامی تقریروں میں پیش کیا کرتے تھے۔ اور مولانا اسے غیر اسلامی فلسفہ انبیاء کے طریق کار کے خلاف طریق کار اور اسلام کے بالمقابل "ایرپھیر" کے راستوں سے تعبیر کیا کرتے تھے! اسی طرح اب مولانا کے نزدیک موجودہ مسلم معاشرہ اسلام کا دلدادہ شیدا ہے، اور اس معاشرے نے "غلاف کعبہ" پر نذرانے چڑھا کر اور زیارت کے لئے جوق در جوق آکر یہ ثبوت دیا ہے کہ یہ اسلام کے سوا کوئی دوسرا نظام حیات قبول نہیں کر سکتا۔ (المنبر ۲۶ ۶۳ء)

جماعت احمدیہ سکھر اور روہڑی کا مشترکہ اجلاس

جماعت احمدیہ سکھر اور روہڑی کا مشترکہ اجلاس مورخہ ۲۱/۴/۶۳ بعد نماز مغرب زیر صدارت صوفی محمد نسیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکھر منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک عبد الماجد صاحب نے کی۔ اور نظم قریشی ناصر احمد صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے احراری مقررین قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور مولوی محمد علی جالندھری کے ان اعتراضات کے جوابات دیئے جو انہوں نے سکھر میں دو روزہ ختم نبوت کانفرنس کے دوران بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق اور بعض آپ کی پیشگوئیوں کے متعلق کئے تھے۔ اس تقریر کے بعد مکرمی جناب شیخ محمد عمر صاحب مربی سلسلہ عالیہ نے بھی بعض اعتراضات کے جوابات مدلل طور پر دیئے۔ آخر میں صدر جلسہ نے دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے کی تحریک کی۔ اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ قریشی عبد الرحمٰن

اعلانِ نکاح

میرے بھائی جان چوہدری منصور احمد صاحب ابن ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی کا نکاح ہمراہ شاہدہ بیگم صاحبہ دختر سیٹھ عبد الکریم صاحب کراچی چار ہزار روپے حق مہر کے عوض جناب مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔

(ڈاکٹر) نسیم فرحت ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ریذیڈنٹ میڈیکل آفیسر کراچی

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے ؎

اہم اور ضروری خبریں

• نئی دہلی ۳ مئی۔ وزیراعظم پنڈت نہرو نے یہاں کہا ہے کہ "مجھے اس امر کی یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ بھارت کو مغربی ملکوں کی فوجی امداد مسئلہ کشمیر کے تصفیہ پر منحصر نہیں ہوگی" آپ نے یہ بات لارڈ مونٹ بیٹن اور برطانوی وزیر امور دولت مشترکہ مسٹر ڈنکن سینڈز سے ملاقات کے بعد کہی۔ نئی دہلی کے سیاسی حلقوں کا دعویٰ ہے کہ امریکہ اب مسئلہ کشمیر کے تصفیہ پر زور نہیں دے گا بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ پوری ریاست کو یا اس کے کچھ حصوں کو خود مختار بنا دیا جائے۔ برطانیہ بھی اس تجویز کا حامی ہے لیکن بھارت اس کی مخالفت کر رہا ہے۔

برطانوی وزیر امور دولت مشترکہ مسٹر ڈنکن سینڈز اور برطانوی سپریم کمانڈر ایڈمرل ارل مونٹ بیٹن نے کل پنڈت نہرو اور وزیر ریلوے سردار سورن سنگھ سے ملاقات کی۔ مسٹر ڈنکن سینڈز کراچی سے یہاں پہنچے تھے آپ نے اخبار نویسوں کو بتایا تھا کہ میں مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے کوئی تجویز نہیں لایا ہوں۔ لارڈ مونٹ بیٹن نے بھی پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔

• کراچی ۳ مئی۔ صدر ایوب اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک میں قریباً دو گھنٹہ ملاقات ہوئی جس میں کشمیر اور پاک بھارت برصغیر کی سلامتی کے مسائل پر تبادلہ خیالات کیا گیا۔ مسٹر رسک نے بتایا کہ میں نے صدر ایوب اور وزیر خارجہ مسٹر بھٹو سے جو بات چیت کی ہے اس کے بارے میں صدر کینیڈی کو رپورٹ پیش کروں گا۔

امریکی وزیر خارجہ بھارتی لیڈروں سے بات چیت کرنے کے لئے نئی دہلی روانہ ہونے سے قبل اخبار نویسوں سے ایک ملاقات میں کہا میں نے صدر ایوب سے ملاقات کے دوران کشمیر اور برصغیر کی سلامتی کے مسائل پر بات چیت کی۔ میں وزیراعظم پنڈت نہرو سے بھی ایسی ہی ملاقات کروں گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ صدر ایوب سے امریکی وزیر خارجہ کی ملاقات کے دوران پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں بھی بات چیت ہوئی۔ اس بات چیت کے موقعہ پر پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر میکنانگھی، امریکی نائب وزیر خارجہ برائے امور مشرق قریب، مسٹر فلپس ٹالبوٹ اور پاکستان کی وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر جنرل بھی موجود تھے۔ مسٹر رسک نے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں کو مزید بتایا کہ میں مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے کوئی تجویز نہیں لایا ہوں لیکن امریکہ اس سلسلہ میں مشکلات دور کرنے میں مدد کر رہا ہے۔ اگر اس مسئلہ کا پرامن طور پر تصفیہ ہو جائے تو امریکہ کو بڑی خوشی ہوگی۔

• قاہرہ ۳ مئی۔ قاہرہ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق برطانوی اور سعودی دستے اردن پہنچ گئے ہیں تاکہ وہ انقلابی عوام کے مقابلے میں شاہ حسین کے تخت و تاج کی حفاظت کر سکیں۔ قاہرہ ریڈیو نے بتایا کہ سعودی دستے مشترکہ سرحد کے راستے اردن پہنچے اور برطانوی دستے عدن سے عقبہ پہنچے ہیں۔

• کراچی ۳ مئی۔ عالمی بنک کی "امداد پاکستان کلب" (کنسورشیم) کا اجلاس واشنگٹن میں ہوا جس میں ۶۴-۱۹۶۳ء کے ترقیاتی پروگرام شروع کرنے کے لئے پاکستان کو مزید چالیس کروڑ ڈالر کی امداد (قرضہ) دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ چالیس کروڑ ڈالر کے موجودہ قرضہ اور سابق وعدوں سے بچی ہوئی پندرہ کروڑ ڈالر کے قرضہ کی رقم سے دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے چوتھے سال کی پچپن کروڑ ڈالر زرمبادلہ کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کے لئے تمام وعدوں کی رقم دو ارب ڈالر سے بڑھ جائے گی۔ امداد پاکستان کلب کے علاوہ پاکستان کو دوسرے غیر ملکی ذرائع سے ساڑھے بارہ کروڑ ڈالر کی امداد مل چکی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کی تکمیل پر ۲۳ ارب روپے خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔

• کراچی ۳ مئی۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان لندن روانہ ہو گئے جہاں آپ دولت مشترکہ کے وزرائے تجارت کی کانفرنس میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ یہ کانفرنس ۱۳ مئی کو شروع ہوگی۔ لندن پہنچنے کے بعد مسٹر وحید الزمان ڈنڈی جائیں گے۔ جہاں آپ پٹ سن کاتنے والوں سے مسائل خصوصاً پٹ سن کی قیمتوں کا جائزہ لیں گے۔

• نئی دہلی ۳ مئی۔ بھارت عنقریب سونا اور چاندی برآمد کرنا شروع کر سکے گا۔ یہ بات وزیر بین الاقوامی تجارت مسٹر منو بھائی شاہ نے راجکوٹ میں بتائی۔ آپ نے کہا یہ سکیم اسلحہ خریدنے کی غرض سے مزید غیر ملکی زرمبادلہ کمانے کے لئے تیار کی گئی ہے۔ سونے پر کنٹرول کے قواعد کے تحت جو ہزاروں سنار بیکار ہو گئے تھے ان کے لئے روزگار مہیا کرنے کی سکیم بھی تیار کی گئی ہے۔

• نئی دہلی ۳ مئی۔ مشرقی پنجاب کی حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والی جماعتیں نئی دہلی میں پارلیمان کے باہر مشعل بردار جلوس نکالیں گی اور صوبہ میں روز افزوں بدعنوانی کے خلاف وزیراعظم نہرو کو یادداشت پیش کریں گی۔

• واشنگٹن ۳ مئی۔ "امداد بھارت کلب" کی دو روزہ ابتدائی بات چیت یہاں ختم ہو گئی۔ کلب نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ چار اور پانچ جون کو پیرس میں منعقد ہونے والے اجلاس میں بھارت کو مزید امداد دینے کے سوال پر غور کرے گی۔ کلب نے بھارت کی اقتصادی ترقی کا بھی جائزہ لیا۔

• کراچی ۳ مئی۔ حکومت پاکستان نے گرانڈ ڈچی آف لکسمبرگ کی حکومت سے ویزا ختم کرنے کا سمجھوتہ کیا ہے جس پر ۱۵ مارچ ۶۳ء سے عملدرآمد شروع ہو چکا ہے۔ اس سمجھوتہ کے تحت دونوں ملکوں کے باشندوں کو جن کے پاس اپنے اپنے ملک کے پاسپورٹ موجود ہوں ویزوں کے بغیر پاکستان یا لکسمبرگ میں تین ماہ تک قیام کرنے کی اجازت ہوگی۔

• دہلی ۳ مئی۔ بھارت کی لوک سبھا نے ملک کی سالمیت کے متعلق آئین کا ترمیمی بل منظور کر لیا ڈی ایم کے کے ارکان بل کی منظوری کے موقع پر ایوان سے باہر چلے گئے۔ اس سے پہلے کانگرس کے ایک رکن نے بل پر غور ملتوی کرنے کی تحریک پیش کی تھی جو رائے شماری میں مسترد کر دی گئی۔ سوتنترا پارٹی کے ارکان نے کہا کہ بل کی منظوری میں جلدبازی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ اس بل کی رو سے انتخابات کے دوران امیدواروں کو آئین کی وفاداری اور ملک کی سالمیت قائم رکھنے کا حلف لینا ہوگا۔ کامیاب امیدواروں کو یہ حلف دوبارہ لینا ہوگا۔ انتخابات کے دوران سیاسی جماعتوں کو علیحدگی پسندی کے نظریہ یا پروپیگنڈا کی بنیاد پر انتخابات لڑنے کا حق نہیں ہوگا۔ اس قانون کی خلاف ورزی کے لئے بل میں سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔

• واشنگٹن ۳ مئی (نامہ نگار) قومی اسمبلی کے سپیکر مولوی تمیز الدین نے کہا ہے کہ پاک امریکی تعلقات میں بحران پیدا ہو گیا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ ہماری دوستی کے رشتے اتنے مضبوط ثابت ہوں گے کہ وہ اس بحران کو برداشت کر لیں گے اور ہم مخلص دوست اور اچھے ساتھی ثابت ہوں گے۔ مولوی تمیز الدین نے جو کولمبیا میں استقبالیہ تقریب میں تقریر کر رہے تھے کہا کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان دوستی کے جو مضبوط رشتے قائم ہیں ان پر زور دینے کے ساتھ اگر میں یہ نہ بتاؤں کہ بین الاقوامی معاملات میں بعض حالیہ واقعات کی وجہ سے یہ دوستی متاثر ہو رہی ہے تو میں صاف گوئی سے کام نہیں لوں گا۔

• عمان ۳ مئی۔ اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ جو لوگ اردن کی سلامتی کے لئے خطرہ پیدا کر رہے ہیں وہ اسرائیل کی بالواسطہ مدد کر رہے ہیں اس طرح اسرائیل دریائے نیل تک اپنی حکومت کا جھنڈا لہرا دے گا۔ شاہی محل میں نمائندگان شہر سے خطاب کرتے ہوئے شاہ حسین نے کہا کہ عالم عرب کو اپنی تمام تر طاقت اسرائیل کے مقابلہ میں صرف کرنی چاہیئے۔

• لاہور ۳ مئی۔ صوبائی وزیر خوراک و زراعت ملک قادر بخش نے جمعرات کے روز لاہور میں کہا کہ چاول کی خرید اور مقامی کھپت سے متعلق حکومت کی حقیقت پسندانہ پالیسی کا اعلان آئندہ ہفتہ کے دوران کیا جائے گا۔ وزیر زراعت نے جو کہ سول سیکرٹریٹ میں اپنے دفتر میں مرکزی و صوبائی حکام سے تبادلہ خیالات کر رہے تھے کہا کہ چاول سے متعلق نئی پالیسی میں کاشتکاروں اور تاجروں کے مفادات کا خیال رکھا جائے گا۔ ان کے علاوہ کنٹرول کے علاقہ سے باہر کے صارفین کے مفادات کا بھی خیال رکھا جائے گا

• لاہور ۳ مئی۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے یہاں بتایا کہ مغربی پاکستان کے وزیر قانون کا تقرر اسمبلیوں میں وزراء کی نشستوں کے بارے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے اعلان کے بعد کیا جائے گا۔ گورنر مغربی پاکستان نے بتایا کہ سپریم کورٹ اس مقدمہ کی سماعت ماہ رواں کے وسط میں شروع کرنے والا ہے اور دیر ہے کہ اس کے فیصلے کا انتظار کر لیا جائے۔

• کراچی ۳ مئی سنٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس کے اختتام پر رکن ممالک کے وزرائے خارجہ اپنے اپنے وطن روانہ ہو گئے۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ لارڈ ہیوم نے روانگی سے قبل کہا کہ صدر ایوب خاں اور وزیر خارجہ سے میری بات چیت نہایت مفید رہی۔ ایران کے وزیر خارجہ جناب عباس آرام نے کہا کہ وزارتی کونسل کا اجلاس نہایت کامیاب رہا۔ انہوں نے تنازعہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار نہیں کیا۔ لیکن اتنا ضرور کہا کہ پاکستان اور ایران دو بھائیوں کی طرح ہیں۔ ترکیہ کے وزیر خارجہ جناب جمال ارکن نے کہا کہ میں وزارتی کونسل کے اجلاس کی کارروائی سے مطمئن جا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اجلاس کے دوران تنازعہ کشمیر پر غیر رسمی بات چیت ہوئی تھی۔

• نیو یارک ۳ مئی۔ امریکہ کے مشہور وقائع نگار والٹر لپ مین نے عالمی امور پر سالانہ تبصرہ کے ٹیلی ویژن پروگرام میں دعویٰ کیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کو مشترکہ دفاع کا نظام قائم کرنا ہوگا۔ خواہ وہ اسے پسند کریں یا نہ کریں۔ کولمبیا براڈ کاسٹنگ کمپنی کے ٹیلی ویژن پر والٹر لپ مین نے کہا کہ یہ درست ہے کہ بھارت اور پاکستان ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں۔ لیکن یہ دونوں ملک چینی جارحیت کی زد میں ہیں اور انہیں مشترکہ دفاع کرنا ہوگا۔ مشرقی پاکستان۔ مغربی پاکستان سے ایک ہزار میل کے فاصلہ پر ہے اور مشرقی پاکستان کا دفاع صرف بھارت ہی کر سکتا ہے۔ حکومت پاکستان اس علاقہ کا چین کے مقابلہ میں دفاع نہیں کر سکتی۔

• پشاور ۳ مئی۔ قانون کا پیشہ اختیار کرنے والوں کے لئے تین سالہ ڈگری کورس کا نفاذ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ پاکستانی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کی سٹینڈنگ کمیٹی نے لاء کی اکیڈمک اور پروفیشنل تعلیم میں امتیاز کرنے کے سوال پر بحث و تمحیص کے بعد فیصلہ کیا کہ فی الحال موجودہ صورت حال برقرار رکھی جائے اور دو سالہ ڈگری کورس پر عملدرآمد جاری رکھا جائے۔ وائس چانسلروں کی سٹینڈنگ کمیٹی نے ملک میں یونیورسٹی ایجوکیشن کے بارے میں متعدد اہم فیصلے کئے اور اس سلسلہ میں تعلیم کے حکام اور یونیورسٹیوں کو سفارشات پیش کیں

درخواست دعا

ڈاکٹر اختر احمد صاحب فضل عمر ہسپتال کے والد شیخ منظور علی صاحب کا لاہور میو ہسپتال میں آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳)